لیکن کچھ مذہبی جماعتوں کی طرف سے کافی تلخی کا اظہار کیا گیا ہے۔ ایک مذہبی عاشق نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ یہ فیصلہ کرنے والے سب پاگل ہیں، حالانکہ اِس میں سیاست دانوں کے علاوہ الیکشن کمیشن کے سربراہ اور معزز جج صاحبان بھی شامل ہیں۔ حیرت اس بات پر ہے کہ مذہب تو اخوّت اور ہم آہنگی کی تلقین کرتا ہے اور مذہب کے شیدائی، قومی ہم آہنگی کی طرف اِس بنیادی قدم کی مخالفت کرتے ہیں۔ (ماہنامہ "مکاشفہ"، فیصل آباد — مارچ ۱۹۹۶ء)

"مسیحی بستیوں میں شراب کی کھلے عام فروخت"

سیالکوٹ پنجاب کے اُن اضلاع میں سے ہے جہاں مسیحی مبّشرین نے نوآبادیاتی دور میں کام کا آغاز کیا تھا۔ اُن کے نزدیک سیالکوٹ کی جغرافیائی اہمیت اِس لیے تھی کہ ایک طرف یہاں سے کشمیر اور وسطی ایشیا میں اثر و نفوذ پیدا کیا جاسکتا تھا اور دوسری طرف قریب کے نسبتاً گنجان آباد علاقوں میں ترویجِ مسیحیّت کا کام کیا جاسکتا تھا۔ مسلمان آبادی اور ہندوؤں کے اونچے طبقوں میں تو مسیحی مبّشرین کو چنداں زیادہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی، البتہ ۱۹۳۰ء کے عشرے کی "عوامی تحریک" میں ہندوؤں کی نچلی ذاتوں کے لوگ قابلِ لحاظ تعداد میں حلقۂ مسیحیّت میں آئے۔ نوآبادیاتی دور کی مسیحی سرگرمیوں کے نتیجے میں آج سیالکوٹ اور ملحقہ اضلاع میں مسیحی برادری موجود ہے، گو اِس کا بڑا حصّہ معاشی و سماجی طور پر غُربت کا شکار ہے۔

اگرچہ بارہا مسیحی رہنما اس بات کا مطالبہ کر چکے ہیں کہ شراب کا استعمال کسی مذہب میں بھی جائز نہیں، تاہم مسیحی برادری کے "شراب نوشوں" کو پرمٹ جاری کیے جانے کی روایت ہمارے ہاں چلی آ رہی ہے۔ سیالکوٹ کے ایک مقامی پندرہ روزہ اخبار "انحراف" نے حسبِ ذیل رپورٹ شائع کی ہے۔

> شہر اقبال میں اہم عیسائی بستیوں میں شراب کی فروخت کا دھندہ عرصہ سے جاری ہے اور اِن بستیوں میں بسنے والے چند لوگ شراب فروخت کرنے میں مشہور ہیں۔ اس وقت ایک بڑی بوتل پانچ سو روپے میں بہ آسانی دستیاب ہے۔ ایک سروے کے مطابق اِن بستیوں میں بسنے والے بہت سے پرمٹ ہولڈر ایسے ہیں جو شراب کے پرمٹ حاصل کرنے کے قواعد و ضوابط پر پورے نہیں اُترتے اور اُنھوں نے جعلی کاغذات کے عوض بھاری نذرانہ دے کر محکمہ ایکسائز سے باقاعدہ پرمٹ حاصل کر رکھے ہیں اور ماہانہ ۳۶ یونٹ کے پرمٹ پر شراب لاہور سے لاکر کھلے بندوں فروخت کرتے ہیں۔
>
> باوثوق ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ایسے لوگوں کی پشت پناہی مختلف پولیس اہل

کار کر رہے ہیں جن کی اشیر باد سے یہ دھندا جاری وساری ہے۔ یاد رہے کہ ایسے لوگوں کی پشت پناہی کرنے والے پولیس اہل کار خود ایسے لوگوں کے ڈیروں پر شراب نوشی کرتے ہیں، جب کہ بعض اہل کار ہر ماہ ایسے لوگوں سے شراب حاصل کر کے فروخت کر دیتے ہیں۔

اخبار نے پرمٹ ہولڈروں کی تحقیقات کا مطالبہ کرنے کے ساتھ مزید لکھا ہے کہ

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بعض صنعت کاروں نے اپنے عیسائی ملازمین کی تنخواہوں کے جعلی سرٹیفکیٹ جاری کر کے زیادہ سے زیادہ شراب حاصل کرنے کا بندوبست کر رکھا ہے تاکہ اُن کے غیر ملکی گاہکوں کی خواہشات کو ملحوظ خاطر رکھا جا سکے۔ (پندرہ روزہ "انحراف" سیالکوٹ، ۳۰ نومبر ۱۹۹۵ء)

ریاست ہائے متحدہ امریکہ

کہیں ایسا نہ ہو کہ "ہم بے بنیاد اور غلط تجزیوں کا شکار ہو جائیں۔"
—— امریکی نائب وزیرِ خارجہ

"عالمِ اسلام اور عیسائیت" کے گزشتہ شمارے میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی خاتونِ اوّل کا بیان نقل کیا گیا تھا جس سے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں امریکہ کے مقتدر حلقوں کی سوچ، یا کم از کم سوچ کے ایک پہلو کا اظہار ہوتا تھا۔ امریکی شعبۂ اطلاعات اسلام آباد کے خبر نامہ "خبر و نظر" (بابت یکم فروری ۱۹۹۶ء) کے مطابق امریکہ کے سرکاری حلقوں میں "اس تاثر کو غلط ثابت کرنے کی کوششیں مختلف سطحوں پر کی جارہی ہیں کہ سوویت یونین کے خاتمے کے بعد امریکہ اب اسلام کو سب سے بڑا خطرہ سمجھنے لگا ہے۔"

اس سلسلے میں خبر نامے نے امریکی دفتر خارجہ میں محکمہ انسدادِ دہشت گردی کے رابطہ کار جناب فلپ ولکاکس کے ایک بیان کو "بڑا اہم" قرار دیا ہے جس میں اُنہوں نے "اسلام اور دہشت گردی کے درمیان کسی قسم کے تعلق یا مماثلت کے تصوّر کو سختی سے مسترد" کیا ہے، تاہم بیان سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ جن مسلمان معاشروں میں عوام لبرل - سیکولر قیادت کے بالمقابل جمہوری اصولوں کے تحت جدوجہد کر رہے ہیں اور برسرِ اقتدار گروہ اُن کا راستہ غیر جمہوری ہتھکنڈوں سے روک رہے ہیں، وہاں امریکی روّیہ کیا ہوگا۔ کیا ریاست ہائے متحدہ امریکہ اُن مسلمان رہنماؤں کو اپنے اپنے معاشروں میں برسرِ